144

اردو پنجابی نعتوں کا حسین مجموعہ

حُسنِ کائنات

حضرت علامہ صائم چشتی علیہ رحمۃ اللہ

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد
0300.6674752-0300.7681230
CHISHTIKUTABKHANA@GMAIL.COM

اُردو پنجابی نعتوں کا حسین مجموعہ

تو کائناتِ حُسن ہے تو حُسنِ کائنات

حُسنِ کائنات

بانیٔ شہرِ نعت، نائبِ حسان

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد

Email.Chishtikutabkhana@gmail.com

نام کتاب	حُسنِ کائنات
موضوع	اُردو پنجابی نعتیہ کلام
مصنف	علامہ صائم چشتی
پہلی بار	یکم نومبر 1981ء
پندرھویں بار	اگست 2016ء
تعداد	ایک ہزار
طابع	محمد لطیف ساجد چشتی
کمپوزنگ	چشتی کمپوزرز

پیشکش

صائم چشتی ریسرچ سینٹر

رحمت ٹاؤن غلام محمد آباد نزد ملت کالج فیصل آباد

email.chishtikutabkhana@gmail.com

اِنتساب

بصد احترام و ادب بنام غوث الثقلین

شہنشاہِ بغداد، قطب ربانی

غوثِ صمدانی، محبوبِ سبحانی، شہبازِ لامکانی

حضور پرنور سیّدنا غوثِ اعظم

سیّد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

نیاز آگین

صائم چشتی

یکم نومبر سنہ ۱۹۸۱ء

تعارف مصنّف

مفسرِ قرآں، محققِ دوراں، فنافی الرسول، بانی شہرِ نعت

حضرت علامہ صائم چشتی علیہ رحمۃ اللہ

از:۔ محترم جناب نورالزماں نوری فاضل منہاج القرآن یونیورسٹی

حضرت علامہ صائم چشتی اردو اور پنجابی کے معروف نعت گو شاعر، ادیب، محقق اور مترجم تھے وہ تمام عمر علم وادب کے فروغ و اشاعت کیلئے مصروفِ عمل رہے بڑے بڑے نامور نعت گو شاعران کے شاگرد رہے ہیں۔

ولادت

علامہ صائم چشتی کی پیدائش دسمبر 1932ء میں ضلع امرتسر کے قصبہ ''گنڈی ونڈ'' میں ہوئی آپ کا تعلق شیخ برادری سے تھا۔ والدِ گرامی شیخ محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ تجارت پیشہ کے ساتھ ساتھ مذہبی لگاؤ بھی رکھتے تھے اور گاؤں کی مسجد میں قرآن پاک کی تعلیم دیتے تھے۔

تعلیم

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی اور اپنے گاؤں ہی سے حاصل کی قرآن پاک ناظرہ کے علاوہ عربی اور فارسی کی بنیادی تعلیم بھی اپنے والد گرامی سے حاصل کی آپ چونکہ اپنے والدین کی پہلی نرینہ اولاد تھے اس لئے والد نے آپ کی تعلیم کی طرف خاص توجہ دی۔ آپ نے پرائمری گنڈی ونڈ سے حاصل کی، آپ کی سکول کی تعلیم لوئر مڈل سے آگے نہ جا سکی۔

دینی تعلیم

علامہ صائم چشتی نے دینی تعلیم کا آغاز جامعہ رضویہ فیصل آباد کے مولانا سیّد منصور شاہ صاحب سے صرف ونحو پڑھتے ہوئے کیا۔ موصوف ہی سے آپ نے علوم متداولہ کی تمام کتب پڑھیں اور آٹھ سالہ درس نظامی کا کورس اپنی ذہانت وفطانت کی بنا پر دو سال میں مکمل کر لیا۔ پھر دورۂ حدیث شریف جامعہ رضویہ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول رضوی سے مکمل کر کے 1970ء میں دستارِ فضیلت اور سند حاصل کی دینی تعلیم کے علاوہ آپ نے طبیہ کالج سے طب یونانی میں ڈپلومہ بھی حاصل کیا۔

سلسلہ چشتیہ میں بیعت

1948ء میں آپ سلسلہ چشتیہ صابریہ کے عظیم روحانی پیشوا پیر طریقت حضرت

پیر سیّد محمد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پر بیعت ہو کر خلافت و اجازت سے نوازے گئے اور اس وقت سے چشتی کی نسبت آپ کے نام کے حصہ کے طور پر معروف ہوگئی۔ اس کے علاوہ آپ نے حضرت بابا جی محمود شاہ رحمۃ اللہ علیہ پیر سید علی حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ علی پور شریف اور سیال شریف سے بھی اکتسابِ فیض کیا۔

قیامِ پاکستان کے بعد ضلع شیخوپورہ قیام

ضلع شیخوپورہ میں مانانوالہ کے قریب ایک ''رسولپور کلی'' ہے اسے رسولپور جٹاں بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں قیام پاکستان سے پہلے ہی آپ کے کچھ رشتہ دار قیام پذیر تھے۔ آپ کے والد گرامی بھی اس گاؤں میں تجارت کے سلسلہ میں آتے رہتے تھے، ہجرت کے بعد آپ بھی رسولپور جٹاں میں قیام پذیر ہو گئے۔

شیخوپورہ سے فیصل آباد منتقلی

علامہ صائم چشتی قیام پاکستان کے بعد رسولپور کلی میں رہتے تھے، وہاں سے کاروبار کے سلسلہ فیصل آباد آنا جانا رہتا تھا، 1953ء میں فیصل آباد میں اپنے کچھ رشتہ داروں کے ساتھ مل کر کارخانہ بازار میں سوپ میٹریل کا کاروبار شروع کیا اس میں خاطر خواہ کامیابی نہ ہوئی پھر 1955ء میں کتابوں کے اشاعتی کاروبار سے منسلک ہو گئے اس کاروبار میں ترقی ہوئی اس طرح 1955ء میں آپ کا سارا خاندان رسولپور جٹاں (شیخوپورہ) سے فیصل آباد منتقل ہو گیا۔ یہاں پھر 1964ء میں جامعہ

رضویہ کے باہر ارشد مارکیٹ میں چشتی کتب خانہ قائم کیا جو اب تک علم و ادب اور مذہب وملت کی اشاعتی خدمات انجام دے رہا ہے۔

شاعری میں مقام

آپ بچپن ہی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں نعت لکھتے تھے آپ کے اس جوہر کو فیصل آباد کے مذہبی ماحول میں اور جلاء ملی آپ کی لکھی ہوئی نعتیں شہر میں ہونے والی محافل میلاد اور عرسوں کی تقریبات میں پڑھی جانے لگیں اس سے آپ کا نام شہر میں گونجنے لگا جو جلد ہی پورے ملک میں نعتیہ شاعری کے اعتبار سے مقبول و معروف ہو گیا فیصل آباد میں ہونے والے پنجابی اور اردو کے مشاعروں میں شرکت کی تو ہر طرف سے داد پائی۔

ایک دفعہ دار العلوم حزب الاحناف لاہور میں ایک بڑا جلسہ ہوا جس میں کثیر علماء موجود تھے وہاں محمد علی ملتانی نے اآپ کی لکھی ہوئی یہ نعت پڑھی۔

محمد کا در چھوڑ کر جانے والو ملا نہ ٹھکانہ تو پھر کیا کرو گے

اس نعت پر علماء نے بڑی داد دی ماہنامہ ''رضوان'' لاہور اور ''ماہ طیبہ'' کوٹلی لوہاراں نے یہ نعت شائع کی علماء کرام نے بہت شفقت کی بالخصوص فقیہہ عصر عاشق رسول حضرت مولانا الحاج مفتی محمد امین صاحب مدظلہٗ العالی نے اس نعت شریف کی مقبولیت کی وجہ سے آپ کی دعوت کی۔

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو مختلف زبانوں اردو، فارسی، عربی، پنجابی [144] اور سرائیکی پر مکمل عبور تھا وہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں ہونے والی ادبی تقریبات، محافل، میلاد، محافل نعت اور سیرت النبی کانفرنسوں میں شریک ہوتے اور اپنا کلام سنا کر داد حاصل کرتے۔

آپ نے فیصل آباد 1960ء کی دہائی میں ہنگامہ خیز ادبی تحریک شروع کی پنجابی بزمِ ادب کے وہ بانی تھے اس بزم کے پلیٹ فارم سے آل پاکستان مشاعرے، طرحی مشاعرے اور نعتیہ محافل ان کا طرۂ امتیاز تھا 1965ء کی پاک بھارت جنگ کے بعد دھوبی گھاٹ کے گراؤنڈ میں ہونے والا ملک گیر مشاعرہ ان کی زندگی کا سب سے بڑا ادبی کارنامہ تھا اس اجتماع میں ایک لاکھ کے قریب افراد نے شرکت کی اس سے پہلے یا اس کے بعد آج تک اتنی بڑی محفل مشاعرہ اس شہر میں منعقد نہیں ہو سکی آپ مشہور نعت گو شاعر دائم اقبال دائم کی مناسبت سے اپنا تخلص صائم لکھتے تھے۔

آپ کی نعتیہ شاعری اور شاگرد

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف نعتیہ شاعری کی بلکہ ملک میں نعت گو شاعروں اور نعت خوانوں کی اچھی بھلی جماعت تیار کی کئی شاعر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے اصلاح لیتے تھے اردو اور پنجابی زبان کی اپنی لکھی ہوئی کتب کی تعداد ایک سو سے زائد ہے آپ پورے پاکستان کے شاعروں سے نعت لکھواتے اور

ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان کے مجموعوں کو شائع کرتے ،،

آپ کے چشتی کتب خانہ پر ہر سال منعقد ہونے والی محفلِ نعت پاکستان بھر میں خصوصی شہرت کی حامل تھی اس محفل میں نعت پڑھنے کے لئے ملک کے سینکڑوں نعت خواں منتظر رہتے اور سٹیج پر آ کر نعت پڑھنا اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے۔

آپ بعض دفعہ ہلکے پھلکے مشاعرے اپنی دکان پر ہی کر ڈالتے داد دینے میں آپ نے کبھی بخل سے کام نہ لیا خصوصاً نو آموزوں کی خوب خوب حوصلہ افزائی فرماتے آپ کی دکان پر اکثر شاعروں اور نعت خوانوں کی مجلس رہتی نعت کے میدان ان کی خدمات کی بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ فیصل آباد کو شہر نعت بنانے میں آپ اور آپ کے دست راست حافظ محمد حسین حافظ کا بہت بڑا کردار ہے۔

شاعری میں آپ کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے جن میں خاص طور پر درج ذیل اسماء گرامی محتاجِ تعارف نہیں ۔☆ جناب الحاج یوسف نگینہ صاحب ☆ الحاج طاہر رحمانی المعروف حافظ بجلی ☆ جناب عبد الستار نیازی ☆ جناب سید ناصر حسین چشتی ☆ جناب محمد مقصود مدنی ☆ جناب یٰسین اجمل ☆ جناب جمیل چشتی ☆ جناب اقبال شیدا ☆ جناب قائد شرقپوری ☆ جناب سید خضر حسین شاہ ☆ جناب واصف بڈیانوی ☆ جناب بری نظامی ☆ جناب صدف جالندھری ☆ جناب بری نظامی ☆ محمد دین سائل ☆ کوثر علی چشتی ☆ محمد دین پروانہ گوجروی ☆ دلکش فیصل آبادی ☆ محمد یعقوب سفر ☆ محمد امین برق فیصل آبادی ☆ حکیم مشتاق

احمد مشتاق ٹوبہ ☆ محمد اسلم شاہ کوٹی ☆ عبدالخالق تبسم ☆ محمد گلزار چشتی ☆ نذیر احمد راقم ☆ عبدالرشید ارشد ☆ محمد رمضان راشد ☆ عاشق علی حق اور ڈاکٹر محمد یونس ملتانی

آپ کی نعتوں میں غنائیت اور نغمگی آپ کے مزاج کا خاصہ ہے آج کل اکثر بڑے بڑے نعت خواں بڑی بڑی محافل میلاد میں آپ کی نعتیں پڑھ کر داد حاصل کر رہے ہیں۔

تصنیفی و تحقیقی خدمات

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ صرف ایک شاعر ہی نہ تھے بلکہ اردو اور پنجابی زبان کے نامور ادیب، جید عالم اور محقق تھے انہوں نے کئی موضوعات پر تحقیقاتی کتب لکھیں کئی عربی اور فارسی کتب کے تراجم کیے خاص طور پر تفسیر، حدیث تصوف اور عربی منظور کتب کے اردو میں تراجم کر کے اردو دان طبقہ کے لئے بڑا احسان کیا۔

آپ کی کتب کی تعداد 400 کے لگ بھگ ہے آخر میں چند اہم کتب اور تراجم کے نام لکھے جائیں گے آپ نے بے شمار علمی و ادبی موضوعات پر تنِ تنہا بے سروسامانی کے عالم میں کسی سرکار گرانٹ کے بغیر انتہائی تحقیقی کام کیا جو انسان کو حیرت میں ڈال دیتا ہے خاص طور پر تفسیر کبیر اور تفسیر ابن عربی کا ترجمہ، ایمانِ ابی طالب، مشکل کشا، شہید ابن شہید، گیارہویں شریف اور دیوان حضرت ابو طالب کا ترجمہ قابل ذکر ہے۔

جب آپ نے اپنی کتاب ایمانِ ابی طالب لکھی تو بڑے بڑے علماء کو ورطۂ حیرت

میں ڈال دیا تنگ نظروں نے پر تنقید کرتے ہوئے رفض کی پھبتی بھی کسی۔ آپ نے ان کی پراہ نہ کرتے ہوئے امام شافعی کے اس قول کے مطابق اعلان کرتے ہوئے اہل بیت کی محبت میں اپنا تحقیقی سفر جاری رکھا۔ اگر اہل بیت کی محبت رفض ہے تو دنیا بھر کے جنوں اور انسانو گواہ ہو جاؤ سب سے بڑا رافضی میں ہوں۔

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک وسیع ذاتی کتب خانہ تھا جس میں کم و بیش ایک لاکھ کے لگ بھگ مختلف عنوانات پر مختلف زبانوں میں کتب موجود ہیں یہ کتب خانہ محققین اور طلباء کے لئے کھلا رہتا۔

سماجی ورفاحی خدمات

آپ نے تصنیف و تحقیق اور شعر گوئی کے ساتھ ساتھ سماجی، تعلیمی اور رفاحی امور میں بھی بھرپور کردار ادا کیا۔

1 آپ نے اپنے رہائشی محلہ رحمت ٹاؤن نزد غلام محمد آباد میں ایک عظیم الشان ''مسجد سیدنا حیدر کرار'' کی بنیاد رکھی اس مسجد کی تعمیر میں خود بھی حصہ لیا اور ''شبِ وصال'' نماز عشاء تک مسجد کے تعمیری امور میں مصروف رہے۔

2 آپ نے گھر کے قریب ملت کالج کے احاطہ میں ایک مسجد تعمیر کروائی۔

3 عورتوں کی دینی تعلیم و تربیت کیلئے مدرسہ گلشن زہراء کی بنیاد رکھی،

4 فیصل آباد میں نعت خوانوں کی علمی اور فنی اصلاحی اور تربیت کے لئے ''حسان

نعت کالج'' قائم کیا جس میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت وشان کے پروگرام ہوتے ہیں آپ کی 2000 صفحات پر مشتمل نعتیہ کتاب ''ن والقلم'' زیرِ طبع ہے یہ نعت کے میدان میں آپ کی بے مثال خدمت ہوگی۔

5 آپ نے قوم کی بچیوں کے اندر نعت کا ذوق پیدا کرنے اور اسے فروغ دینے کے لئے حسان نعت کالج برائے طالبات بھی قائم کیا۔

6 ایک لاکھ سے زائد کتب پر مشتمل آپ نے ''چشتیہ لائبریری'' قائم کی جہاں سے بڑے بڑے نامور علماء اور سکالر اپنے مقالات اور کتب کی تکمیل کے لئے استفادہ کرتے ہیں۔

7 آپ نے لوگوں کی جسمانی اور روحانی بیماریوں کے علاج کے لئے ''چشتیہ روحانی شفا خانہ'' قائم کیا اتوار کے روز دور دراز سے لوگ آپ کی رہائش پر آتے اور جسمانی وروحانی مسائل بتاتے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ ان کی رہنمائی کرتے۔

8 چشتیہ آڈیو۔ ویڈیو لائبریری میں جید علماء کرام کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں موجود ہیں اور ان میں سے کئی علماء کی تقریروں کو صفحہ قرطاس پر بھی محفوظ کر کے افادہ عام کے لئے چشتی کتب خانہ کی طرف سے شائع کر دیا گیا ہے۔

9 آپ نے کئی سال قبل جس چشتی کتب خانہ کا اجراء کیا تھا اب تک ہزاروں اسلامی کتب شائع کر چکا ہے۔

علاقہ کے طلباء کو قرآن حکیم ناظرہ اور حفظ کی دولتِ لازوال سے بہرہ ور کرنے

کے لئے آپ نے ''دار العلومِ حیدریہ چشتیہ رضویہ فیصل آباد'' کا قیام فرمایا اس میں طلباء قرآن حکیم کی سرمدی دولت سے اپنے سینوں کو منور کررہے ہیں۔

وصالِ پاک

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے بھرپور زندگی گزارتے ہوئے 22 جنوری 2000ء میں (1420ھ) کو رات کے وقت اپنی جان خالقِ حقیقی کے سپرد کی آپ کی نمازِ جنازہ میں شہر کے ممتاز علماء، شعراء، ادباء اور نعت خوانوں کے علاوہ کثیر تعداد میں عامۃ الناس نے شرکت کی۔

اولاد

آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹیوں کے علاوہ تین بیٹوں کی نعمت سے نوازا بیٹوں کے نام یہ ہیں۔

1 صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی

2 صاحبزادہ محمد شفیق مجاہد چشتی

3 صاحبزادہ محمد توصیف حیدر چشتی

آپ کی اولاد کے علاوہ کثیر تعداد میں نعت خواں اور شعراء آپ کے نام اور کام کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

عرس مبارک

ہر سال چودہ شوال المعظم کو آپ کا عرس مبارک نہایت تزک و احتشام سے جامع مسجد سیّدنا حیدرِ کرار رحمت ٹاؤن غلام محمد آباد فیصل آباد میں منایا جاتا ہے ۔ مزار مبارک کو غسل دیا جاتا ہے، رسمِ چراغاں ہوتی ہے، چادر پوشی، ختم شریف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ محفلِ سماع، نعت خوانی اور علمائے کرام کے خطابات ہوتے ہیں اِن مبارک تقاریب میں ملک اور بیرون ملک سے مشائخ عظام شرکت فرماتے ہیں۔

تصنیفات و تحقیقات اور تراجم

(ا) تراجم

آپ کے تراجم میں سے چند نام درج ذیل ہیں۔

1۔ ترجمہ تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ عربی سے اردو ترجمہ {5 جلد}

2۔ ترجمہ تفسیر ابن عربی از ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ عربی سے اردو {5 جلد}

3۔ ترجمہ تفسیر خازن امام خازن بغدادی، عربی سے اردو {2 جلد}

4۔ ترجمہ خصائص نسائی از امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ

5۔ روضۃ الشہداء فارسی سے اردو ترجمہ {2 جلد}

6۔ والدین مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) عربی سے اردو

7۔ فتوحات مکیہ، عربی سے اردو {3 جلد}

8۔ انتخاب خطبات حضرت علی رضی اللہ عنہ {اردو ترجمہ وشرح}

9۔ ترجمہ دیوان حضرت ابو طالب، عربی سے اردو

10۔ ترجمہ قصیدہ امینیہ عربی سے اردو (2 جلد)

(ب) تصانیف وتالیفات

آپ کی چند اہم تصانیف درج ذیل ہیں۔

1۔ مشکل کشاء {سیرت حضرت علی رضی اللہ عنہ 4 جلد

2۔ البتول {سیرت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا}

3۔ خاتون سیرت {منظوم سیرت سیدہ کائنات}

4۔ ابوبکر قرآن کی روشنی میں "الصدیق"

5۔ ایمان ابی طالب {تحقیقی کتاب} 2 جلد

6۔ گیارہویں شریف

7۔ من دون اللہ کون ہیں۔

8۔ شہید ابن شہید 3 جلد

9۔ المدد یارسول اللہ

10۔ خطبات چشتیہ 12 جلدیں {چار جلدیں مطبوعہ باقی غیر مطبوعہ} حلفاء

راشدین، آئمہ اہل بیت اور متعدد اولیاء کرام کی سیرت اور حیات و خدمات[144] نظم و نثر میں لکھی کچھ مطبوعہ میں اور کچھ غیر مطبوعہ۔

(ج) کتب نعت

1۔ نوائے صائم چار جلدیں (اردو پنجابی)

2۔ نور دا ظہور (اردو، پنجابی) 3۔ میخانہ (اردو، پنجابی)

4۔ رحمت دا خزانہ (پنجابی) 5۔ رحمت دے خزینے (اردو پنجابی)

6۔ محفل نعت (اردو پنجابی) 7۔ ارمغانِ مدینہ {اردو پنجابی)

8۔ بلے اوتوحید دیو وڈیو پچاریو (اردو پنجابی)

9۔ مدینے دے پھل {پنجابی} 10۔ مدینے دیاں کلیاں (پنجابی)

''ن والقلم'' کے نام سے اردو نعت کا بہت بڑا مجموعہ زیر طبع تھے۔

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

ضیائے قلبِ حزیں لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ
جلائے علم و یقیں لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

نویدِ فتحِ مبیں لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ
کلید خُلدِ بریں لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

گُلوں کا عرقِ جبیں لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ
دِلوں کا حِصنِ حصیں لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

مُرادِ قبلۂ دیں لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ
سوادِ چشمِ امیں لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

کلی کی لوحِ جبیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
خودِی کا دُرِّ ثمیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

ہے ذکر اعلیٰ تریں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
ہے فِکرِ گوشہ نشیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

کہاں چُنان وچنیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
کہاں زمان وزمیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

کہاں مکان ومکیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
جہاں بھی جاؤ وہیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

ہمہ یسارو یمیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
کہو گے کیسے نہیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

نبی نبی کی صدا لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ
ولی ولی کی نوا لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

غم و الم کی دوا لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ
دلِ حرم کی ضیا لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

زوالِ ظلم و جفا لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ
کمالِ حُسنِ وفا لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

دوامِ عشق و ولا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
پیامِ ذوقِ صبا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

صدائے بانگِ درا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
نوائے حور و ملاء لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

چَمن چَمن کی ہوا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
دمن دمن کی فضا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

مقامِ صبر و رضا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
امامِ راہِ ہدیٰ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

دل و نظر کی جلا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
حضورِ حق کا پتہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

درود وسلام

صَلِّی علیٰ نَبِیِّنَا صَلِّ علیٰ مُحمدٍ
صَلِّی علیٰ شَفِیعِنَا صَلِّ علیٰ مُحمدٍ

خُلد و زمین و آسماں، ڈوبے ہوئے ہیں نور میں
نُورِ خُدائے لَم یَزَل ، آیا عجب ظہور میں
صَلِّی علیٰ نَبِیِّنَا صَلِّ علیٰ مُحمدٍ
صَلِّی علیٰ شَفِیعِنَا صَلِّ علیٰ مُحمدٍ

عشقِ نبی کی عظمتیں، جس کے نصیب ہو گئیں
سمجھو خدا کی رحمتیں، اُس کے قریب ہو گئیں
صَلِّی علیٰ نَبِیِّنَا صَلِّ علیٰ مُحمدٍ
صَلِّی علیٰ شَفِیعِنَا صَلِّ علیٰ مُحمدٍ

اُن کے کمال ہی سے ہے، سارا کمالِ کائنات

اُن کا ہی نُورِ پاک ہے، حُسن و جمالِ کائنات

صَلِّی علیٰ نَبِیِّنَا صَلِّ علیٰ مُحمدٍ

صَلِّی علیٰ شَفِیعِنَا صَلِّ علیٰ مُحمدٍ

جِن کے تمام انبیاء ، کرتے رہے ہیں تذکرے

وہ ہیں امامِ انبیاء ، دُنیا میں آج آگئے

صَلِّی علیٰ نَبِیِّنَا صَلِّ علیٰ مُحمدٍ

صَلِّی علیٰ شَفِیعِنَا صَلِّ علیٰ مُحمدٍ

صآئم اگر ہو منتظِر، اُن کے وُرودِ پاک کے

اشکوں سے اب نکھار لو، گجرے درُودِ پاک کے

صَلِّی علیٰ نَبِیِّنَا صَلِّ علیٰ مُحمدٍ

صَلِّی علیٰ شَفِیعِنَا صَلِّ علیٰ مُحمدٍ

خُدا کا حسینؑ انتخاب آ گیا

نور ہی نور ہے کیف ہی کیف ہے باغِ ہستی پہ تازہ شباب آ گیا
زُلفِ ولیل کا دائرہ کھینچ کر شب کے پچھلے پہر آفتاب آ گیا

غم کے ماروں کو غم سے رہائی ملی آمنہ کو خدا کی خدائی ملی
گود میں جس کی جلوۂ نُورِ ازل بے نقاب آ گیا بے حجاب آ گیا

مانگنے کی گھڑی آ گئی مانگ لو اُن کے دستور کی روشنی مانگ لو
آج یومِ مسرّت ہے مظلوم کا آج ظالم کا یومِ حساب آ گیا

جس کی یادیں مناتے رہے انبیاء جس کی نعتیں سُناتے رہے انبیاء
جس کی راہیں سجاتے رہے انبیاء وہ خُدا کا حسینؑ انتخاب آ گیا

تھی یہی آرزو تھی یہی اِلتجا اپنی محفل میں سرکار آئیں ذرا

یک بیک نور میں ڈھل گئی جو فضا میری آہوں کا شاید جواب آگیا

مِٹ گئیں ظلمتیں چھٹ گئی تیرگی تن گئیں چادریں کیف و انوار کی

سارے سجدے میں صآئم صنم گِر گئے بُت کدوں میں عجب انقلاب آگیا

حضور آ گئے ہیں

ہوا مہکی مہکی فضا لہکی لہکی چمن میں ہمارے حضور آ گئے ہیں
تمہیں ہو یہ ساعت مبارک حلیمہؓ کہ گھر میں تمہارے حضور آ گئے ہیں

عجب حُسن آیا زمین و زماں میں عجب نور ہے جلوہ گر دو جہاں میں
جواَب تک نہاں تھے دلِ لامکاں میں وہ لے کر نظارے حضور آ گئے ہیں

ہوا حُسنِ محبوبؐ جلوہ نما ہے زمیں سے فلک تک یہی اک صدا ہے
مبارک تجھے آمنہؓ تیرے گھر میں لئے کیف سارے حضور آ گئے ہیں

ہیں حُوروں نے ہر سمت جُھرمٹ لگائے ملَک پا برہنہ قطاروں میں آئے
سحر آ رہی ہے قمر جا رہا ہے جھکے سب ستارے حضور آ گئے ہیں

غلاموں کے ملجا، کنیزوں کے ماویٰ اسیروں کے حامی، یتیموں کے مولا
غریبوں کے والی فقیروں کے داتا جہاں کے سہارے حضور آ گئے ہیں

بڑی شان والی یہ صائم گھڑی ہے دو عالم میں پھیلی ہوئی روشنی ہے
خُدا کی محبت کا پیغام لے کر خُدا کے پیارے حضور آ گئے ہیں

نگاہوں کی ضیا بن کر

محمد مصطفیٰ آئے شفیعِ دوسرا بن کر
خلیلِ ربِّ کعبہ کی تمنّائے دُعا بن کر

درخشاں ہو گیا نورِ محمد سب زمانے میں
دلوں کی روشنی بن کر نگاہوں کی ضیاء بن کر

بہاروں پر بہاریں آ گئیں صحنِ گلستاں میں
مہک زلفوں کی پہنچی ہر جگہ موجِ صبا بن کر

مِرے محبوب کو محبوب ہی رہنے دو خالق کا
کبھی محبوبِ خالق آ نہیں سکتا خُدا بن کر

ہے لَوْ لاکَ لَمَا ارشاد کا بس اک یہی مطلب
جہاں کی ابتداء آئے جہاں کی انتہا بن کر

کچھ ایسے بس گیا ذوقِ سخاوت حسنِ رحمت میں
سحابِ شانِ رحمت چھا گیا ابرِ سخا بن کر

اُترتے جاتے ہیں صآئم دِل اہلِ محبت میں
میرے بکھرے ہوئے الفاظ نعتِ مصطفٰی بن کر

وقتِ ظہور آیا ہے

زمیں پہ عرشِ معلّیٰ کا نور آیا ہے
خدا کا نور بشکل حضور آیا ہے

جمالِ حق کی تجلّی جو پھر نظر آئی
عجیب وجد کے عالم میں طُور آیا ہے

مِرے حبیب کی آمد ہوئی ہے محفل میں
جبھی تو دِل کو یہ کیف و سرُور آیا ہے

نگاہِ شوق مبارک ہو ذوقِ دید تجھے
جمالِ جاناں کا وقتِ ظہور آیا ہے

سجے ہوئے ہیں ستارے جو سب کی پلکوں پر
کوئی تو جانِ تمنّا ضرور آیا ہے

کہا حضور نے پہلے کرم ہو صآئم پر
یہ لے کے سب سے زیادہ قصور آیا ہے

عالی وقار آ گیا ہے

بکھیرے ہوئے رُخ پہ والّیل زُلفیں شہنشاہِ عالی وقار آ گیا ہے
کیا جس کا اعلان سب انبیاء نے رسُولوں کا وہ تاجدار آ گیا ہے

یہ جس کے لئے باغِ جنت خُدا نے بنایا، سجایا، سنوارا تھا صدیوں
وہی ابرِ رحمت ، وہی نورِ وحدت گلستاں کی بن کے بہار آ گیا ہے

حجر مسکرائے شجر مسکرائے بتوں نے بھی اللہ اکبر پکارا
چمن دَر چمن ہیں معطّر ہوائیں فضاؤں کے رُخ پر نکھار آ گیا ہے

نہ بدلہ نہ بدلے گا منشور اُن کا اب آئے گا آئے گا دستور اُن کا
محمد کا قانون آ کر رہے گا یہ پیغام اب بار بار آ گیا ہے

انہیں نور کہتے ہو تو نور مانگو خُدا سے محمدؐ کا دستور مانگو

اسی میں ہے راحت اسی میں ہے رحمت اسی میں سمٹ کر قرار آ گیا ہے

محمد کی زُلفوں کی چھاؤں کے صدقے مدینہ کی ٹھنڈی ہواؤں کے صدقے

کرم کی نظر ہم غریبوں پہ کر دے بڑا امتحاں کردگار آ گیا ہے

تھا اس ماہ میں آیا محبوب تیرا اسی ماہ میں اس کا دستور دے دے

یہی آج لینے تِرے در پہ یارب صآئم تِرا دلفگار آ گیا ہے

آنکھوں کا تارا

بنا جس کی خاطر زمانہ ہے سارا
وہ آیا حلیمہ کی آنکھوں کا تارا

سُناتے ہیں ہم آج جس کے ترانے
وہ خود آگئے اپنی محفل سجانے
بدل جائے گا اب مُقدّر ہمارا
وہ آیا حلیمہ کی آنکھوں کا تارا

اَرے خوش نصیبو مُقدّر جگالو
ادب سے ذرا دامنِ دِل بچھالو
ابھی ہو گا حُسنِ ازل کا نظارا
وہ آیا حلیمہ کی آنکھوں کا تارا

پریشاں نہ ہونا ارے غم کے مارو
نہ گھبراؤ اب تم ارے بے سہارو
ملے گا یقینا ملے گا کنارا
وہ آیا حلیمہ کی آنکھوں کا تارا

یہ حُسنِ نبوّت کی آمد کی شب ہے
یہ ماہِ رسالت کی آمد کی شب ہے
نہ محروم رہنا نہ سونا خدارا
وہ آیا حلیمہ کی آنکھوں کا تارا

زمیں پر فدا آج عرشِ بریں ہے
محمد کی محفل بھی کتنی حسیں ہے
ہے کتنا حسیں یہ سماں پیارا پیارا
وہ آیا حلیمہ کی آنکھوں کا تارا

مہکتی ہوائیں، فضائیں دُھلی ہیں
یقیں ہے کہ آقا کی زلفیں کھلی ہیں
کریں کیسے ایسے میں جنت گوارا
وہ آیا حلیمہ کی آنکھوں کا تارا

ہماری یہ کتنی حسیں زندگی ہے
محبت محمدؐ کی دل میں بسی ہے
دوعالم کا مالک ہے آقا ہمارا
وہ آیا حلیمہ کی آنکھوں کا تارا

یقیں ہے کہ خیرات ایسی بٹے گی
کسی کی بھی جھولی نہ خالی رہے گی
ہوا رحمتوں کا ہے صآئم اشارہ
وہ آیا حلیمہ کی آنکھوں کا تارا

آسرا آپ ہیں

یا محمد مِرے غم مٹا دیجئے غم کے ماروں کا بس آسرا آپ ہیں
سب کی بھر دیجئے یا نبی جھولیاں دونو عالم کے حاجت روا آپ ہیں

آج سرکار محفل میں آجایئے بہر مولا علی جلوہ دکھلایئے
سب کی مشکل کو آسان فرمایئے میرے محبوب مشکل کشا آپ ہیں

نام لے کر محمد کا ہوں میں چلا میری کشتی کو طُوفان کا خوف کیا
وہ نہ ڈُوبا نہ ڈُوبے گا محشر تلک جس سفینے کے بھی نا خدا آپ ہیں

ہوں اذانیں یا کلمہ یا کوئی دعا ہے جہاں پر خُدا ہیں وہیں مصطفیٰ
مَنۡ رَاٰنِی جو فرمان ہے آپ کا کون کہتا ہے حق سے جدا آپ ہیں

اُن کے دم سے ملی خضر کو زندگی تھے وہ آدم سے پہلے بھی حق کے نبی
سب سے اول وہی سب سے آخر وہی ابتداء آپ ہیں انتہا آپ ہیں

وہ ہیں رحمان کے اُن کا رحمان ہے اُن کی تعریف میں سارا قرآن ہے
اُن کی واللّیل زُلفوں کی صؔآئم قسم ماہِ انوار شمس الضحیٰ آپ ہیں

انوار کہاں تک ہیں

کچھ بھی نہ کوئی سمجھا اسرار کہاں تک ہیں
پھیلے ہوئے آقا کے انوار کہاں تک ہیں

جنت میں مہک اُن کی ہر دِل ہے اسیر اُن کا
جانے یہ تِرے گیسو خمدار کہاں تک ہیں

کونین کی ہر شَے پر قبضہ ہے محمدؐ کا
کیا سمجھے گا تو واعظ مختار کہاں تک ہیں

یہ ان کا تصرّف ہے ہر جام بھرا دیکھا
ساقی ہے مدینے میں میخوار کہاں تک ہیں

ہر ایک مکاں سے تھی آؤ آدْنیٰ صدا آگے
مت پوچھو محبت کے آثار کہاں تک ہیں

محبوب اگر صآئم پردے سے نکل آئیں
پھر دیکھیں یہ دل والے ہشیار کہاں تک ہیں

تُو شاہِ خوباں

تُو شاہِ خوباں تُو جانِ جاناں ہے چہرہ اُمّ الکتاب تیرا
نہ بن سکی ہے نہ بن سکے گا مِثال تیری جواب تیرا

تُو سب سے اوّل تُو سب سے آخر مِلا ہے حُسنِ دوام تُجھ کو
ہے عُمر لاکھوں برس کی تیری مگر ہے تازہ شباب تیرا

ہے کتنا خلقِ عظیم تیرا ہے کتنا لطفِ عمیم تیرا
ہوا نہ جاں کے بھی دُشمنوں پر شہِ دوعالم عتاب تیرا

ہو مُشک و عنبر یا بُوئے جنت نظر میں اُس کی ہیں بے حقیقت
مِلا ہے جس کو مَلا ہے جس نے پسینہ رشکِ گلاب تیرا

میں تیرے حُسنِ بیاں پہ صدقے میں تیری میٹھی زباں پہ صدقے
برنگِ خوشبو دِلوں میں اُترا ہے کتنا دلکش خطاب تیرا

خُدا کی غیرت نے ڈال رکھے ہیں تجھ پہ ستّر ہزار پردے
جہاں میں بن جاتے طُور لاکھوں جو اِک بھی اُٹھتا حجاب تیرا

ہے تُو بھی صآئم عجیب انساں جو روزِ محشر سے ہے ہراساں
ارے تُو جن کی ہے نعت پڑھتا وہی تو لیں گے حساب تیرا

طبیب آ گیا

کملی والے محمد کے دربار پر جب بھی کوئی سوالی غریب آ گیا
اُس کو دونو جہاں کی ملی دولتیں سر بلندی پہ اس کا نصیب آ گیا

جھوم اُٹھی فضا نور ڈھلنے لگا آنکھ پُرنم ہوئی دل مچلنے لگا
ہار پر ہار اشکوں کے بنتے گئے جب محمد کا روضہ قریب آ گیا

یونہی شکوے شکایت نہ کرتے رہو غم کی دولت کو دل میں سمیٹا کرو
فیصلہ ہے یہی بزمِ عُشّاق کا جب بڑھا مرض خُود ہی طبیب آ گیا

وصل ہو' ہجر ہو بس تڑپتے رہو ذکر کرتے رہو آہیں بھرتے رہو
پوچھو جامی سے اُس وقت کیا حال تھا سامنے جب تھا شہرِ حبیب آ گیا

نُور ہے پھیلا ہر سَمت سرکار کا رُخ پہ پردہ ہے اپنے ہی انوار کا
سامنے ہیں وہ میں دیکھ سکتا نہیں کس قدر ہے مقامِ عجیب آ گیا

تھی یہ معراج کی شب کو صائم صدا قدسیو! گردنیں دو ادب سے جھکا
انبیاء کو بھی جس نے ہیں خطبے دیئے وہ امام آ گیا وہ خطیب آ گیا

144

گردِ سفر چاہیے

ہ

یا محمد میں جنت نہیں مانگتا تیری بستی میں چھوٹا سا گھر چاہیے
میرے سجدوں کی ہے بس یہی آرزو تیری چوکھٹ تِرا سنگِ در چاہیے

غم کے ماروں کا سرکار رکھنا بھرم بہرِ شبّیر ہو اِک نگاہِ کرم
دُور ہو جائیں گے سارے دُنیا کے غم تیری رحمت بھری اک نظر چاہیے

پُھول کلیاں چمن چاند تارے کہاں کملی والے کے در کے نظارے کہاں
ہو مبارک فرشتو تمہیں کہکشاں مجھ کو طیبہ کی گردِ سفر چاہیے

اے مِرے ہمسفر اے مِرے ہمنوا مجھ کو قصے نہ حور و جناں کے سُنا
مجھ کو بس تُو مدینے کا دیدے پتا مجھ کو بس مصطفیٰ کی خبر چاہیے

ہے یہی آرزو ہے یہی التجاء مجھ کو خوشیوں سے کچھ نہ رہے واسطہ
تیرے غم میں مجھے اے مِرے مصطفیٰ دردِ دِل چاہیے چشم تر چاہیے

گرچہ دیدار کی میں نے کی ہے دعا پر کہاں میں کہاں سرورِ انبیاء
شرم آتی ہے صائم یہ کہتے ہوئے مجھ کو میری دُعا کا ثمر چاہیے

ہو کرم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم ہو کرم ہو کرم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تمہیں سے ہے سب کا بھرم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تِرے پاک دربارِ اقدس کی جانب
جھکی ہے جبینِ حرم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں انبیا کا تخیّل نہ پہنچا
وہاں پر ہیں تیرے قدم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمہارے ہی جلوے سے روشن ہوا ہے
جہانِ وجود و عدم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمہیں ابتدا ہو تمہیں انتہا ہو
تمہیں سے ہیں لوح و قلم یا محمد ﷺ

گرے منہ کے بل اور ہوئے ٹکڑے ٹکڑے
تجھے دیکھتے ہی صنم یا محمد ﷺ

یہ صائم تِرا ذِکر کرتا رہے گا
رہا جب تلک دم میں دم یا محمد ﷺ

کملی والے نگاہِ کرم ہو اگر

کملی والے نگاہِ کرم ہو اگر

پھر دوا چاہیے نہ شفا چاہیے

میں مریضِ محبت ہوں مجھ کو تو بس

اِک نظر یا حبیبِ خُدا چاہیے

اب تو ہو نظر رحمت مرے مُصطفیٰ

آخری وقت ہے تیرے بیمار کا

کچھ بھی اس کے سوا میں نہیں مانگتا

تیرے دامن کی ٹھنڈی ہوا چاہیے

تو ہی ایمان سے مجھ کو واعظ بتا
کس سے مانگیں بھلا مُصطفیٰ کے سوا
انبیاء بھی پکاریں گے محشر کے دن
مُصطفیٰ چاہیے مُصطفیٰ چاہیے

میرے محبوب عالم کے حاجت روا
کون جانے کہ رُتبہ ہے کتنا تیرا
چاہتے ہیں دوعالم خُدا کی رضا
رَبِّ عالم کو تیری رضا چاہیے

تلخئ حشر کیا ہم کو تڑپائے گی
خُود ہی قدموں میں جنت چلی آئے گی
بات بگڑی ہوئی سب کی بن جائے گی
بس تِرے نام کا آسرا چاہیے

موت کچھ بھی نہیں موت کیوں ڈروں

ایک جاں کیا فدا لاکھ جانیں کروں

روز مَر کر جیوں روز جی کر مروں

پر مدینہ میں صآئم قضا چاہیے

وہ کیسی گھڑی ہوگی

آجاؤ مدینے کی یادو اب آجاؤ
بگڑی کو بنا جاؤ سینے میں سما جاؤ

آجاؤ مہک بَن کرُ محبوب کی زُلفوں کی
ویرانۂ دِل میراُ گلزار بنا جاؤ

جل جائے زباں میری آرام اگر مانگوں
اک بار مگر جلوۂ طیبہ کا دکھا جاؤ

اے زائرو خوش بختو آئے ہو مدینے سے
سرکار کی مجھ کو بھی اِک بات سُنا جاؤ

کچھ ایسی کرو باتیں پھٹ جائے جگر میرا
محبوب کی گلیوں کو سینے میں سما جاؤ

وہ کیسی گھڑی ہو گی جب حُکمِ نبی ہو گا
آجاؤ ارے صآئم اِک نعت سنا جاؤ

غم چلے بھی گئے

لیا جو نامِ محمد تو غم چلے بھی گئے
خطاوجرم کے ذہنوں سے زلزلے بھی گئے

بڑے سوال تھے دل میں مگر وہ جب آئے
بیاں کا زور خیالوں کے ولولے بھی گئے

بروزِ حشر فرشتوں سے میرے آقا نے
مجھے چھڑا بھی لیا اور ساتھ لے بھی گئے

حضورؐ ساتھ صحابہؓ کے جب بسوئے چمن
گئے تو ساتھ بہاروں کے قافلے بھی گئے

تعیّناتِ منازل جو ہوں تو کیسے ہوں
رہے یہاں بھی گماں سے پرے چلے بھی گئے

شبِ وصال صدائے دنیٰ کے جھرمٹ میں
مِلا وہ قرب کمانوں کے فاصلے بھی گئے

بُروں پہ حشر میں رحمت کو دیکھ کر صآئم
بُروں میں نام لکھا کر بھلے بھی گئے

پیارے کی آمد ہوئی

میرے محبوب پیارے کی آمد ہوئی
راستے زندگی کے سنورتے گئے
اپنے گلشن میں جانِ بہار آگیا
پھول کلیوں کے چہرے نکھرتے گئے

عرش کا چاند جب فرش پر آگیا
عرشِ اعظم سلامی کو جھکنے لگا
آمنہ کا ستارا چمکتا گیا
خم فرشتے جبینوں کو کرتے گئے

کیا بتاؤں حلیمہ کی کیا شان ہے
گود میں جس کی محبوبِ رحمان ہے
خارزاروں کو جنت بناتے گئے
میرے آقا جدھر سے گذرتے گئے

کہکشاں بن گئی خاکِ پا آپ کی
اُن کے آنے سے ساری زمیں سج گئی
چاند اُن کے اشاروں پہ چلتا رہا
اُن کے جلوے دِلوں میں اترتے گئے

میرے پیارے مسیحا کی پیاری نظر
پڑ گئی جس بھی بیمار و نادار پر
غم کے بادل چھٹے ہر الم مِٹ گیا
درد جاتے رہے زخم بھرتے گئے

ہر طرف تھے زبانوں پہ پہرے لگے
کارواں پر رہے چلتے عشّاق کے
صدقہ نعتِ محمدؐ کا صآئم مِلا
میرے نغمے فضا میں بکھرتے گئے

ہوں درود تجھ پہ بھی آمنہ

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ ،صَلُّو ا علَیہٖ وآلہٖ

ہوں درود تجھ پہ بھی آمنہ تیرے چاند پر بھی سلام ہے

تیری گود کتنی عظیم ہے مِلا جس کو ماہِ تمام ہے

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ ،صَلُّو ا علَیہٖ وآلہٖ

جو رہا تھا عرشِ برین پر وہی چاند اُترا زمین پر

ہوں حلیمہ تجھ کو مبارکیں یہی انبیاء کا امام ہے

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ ،صَلُّو ا علَیہٖ وآلہٖ

وہ جمیل ہے وہ حسین ہے وہ خدا کا نورِ مبین ہے
اُسے کیسے خود سا بشر کہوں یہ جہان جس کا غلام ہے
بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ ،صَلُّو ا علَیہٖ وآلہٖ

مجھے مت کہو کہ غریب ہے مِرا سب سے اونچا نصیب ہے
میں تو بس گدائے رسول ہوں مجھے کیا زمانے سے کام ہے
بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ ،صَلُّو ا علَیہٖ وآلہٖ

تُو کہاں' کہاں مِرا تاجور تو زمیں پہ ہے وہ ہے عرش پر
جو مِرے نبی کی ہے گفتگو وہ تمام حق کا کلام ہے
بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ ،صَلُّو ا علَیہٖ وآلہٖ

سجی بزم صآئم کمال ہے سبھی مُصطفیٰ کا جمال ہے

سبھی دو سلامی حضور کو یہی وقت' وقتِ قیام ہے

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجُمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ ،صَلُّو ا علَیہٖ وآلہٖ

جمالِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

زمیں میں زماں میں، مکیں میں مکاں میں
جمالِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جلوہ گری ہے
چُنیں میں چُناں میں، ہمیں میں ہماں میں
جمالِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جلوہ گری ہے

صبا میں ہوا میں، گھٹا میں فضا میں
ضیأ میں جلا میں، خلا میں سما میں
ثرا میں علا میں، مکاں لا مکاں میں
جمالِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جلوہ گری ہے

چمن میں کلی میں، خفی میں جلی میں
نبی میں ولی میں، عُمرؓ میں علیؓ میں
حرم کی گلی میں، جہاں میں جناں میں
جمالِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلوہ گری ہے

گہر میں صدف میں کرم میں شرف میں
کرم میں شرف، حرم میں نجف میں
دمِ لاتخف میں عیاں میں نہاں میں
جمالِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلوہ گری ہے

ادا میں نوا میں، رضا میں وفا میں
حیاء میں بقا میں، عطا میں جزا میں
سخا میں لقا میں، کراں بیکراں میں
جمالِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلوہ گری ہے

مِنیٰ میں صفا میں ' حِرا میں دُعا میں

ہُدیٰ میں ولا میں قضا میں شفاء میں

یہی حق ہے صآئم کہ ہر اِک نشاں میں

جمالِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلوہ گری ہے

طیبہ کا یاد منظر

طیبہ کا یاد منظر جس آن آگیا ہے
آنکھوں میں آنسوؤں کا طوفان آگیا ہے

طیبہ کی یاد آتے ہر آنکھ بھر گئی ہے
اشکوں کے پھُول برسے محفل سنور گئی ہے
ذکرِ نبی سے دل میں ایمان آگیا ہے

اشکوں سے کوئی اپنے عصیاں کو دھو رہا ہے
جالی پکڑ کے کوئی چُپ چاپ رو رہا ہے
کتنا یہ غم میں ڈوُبا عنوان آگیا ہے

لیتے ہیں ہم تو سب کچھ سلطانِ انبیاء سے
کیوں جل رہا ہے ظالم تو نعتِ مُصطفیٰ سے
جب اُن کی نعت بن کر قرآن آگیا ہے

کیسے نہ اُن سے مانگیں نائب ہیں وہ خدا کے
جاری ہیں دو جہاں میں فرمان مصطفیٰ کے
جبریل بن کے اُن کا دربان آگیا ہے

اُن کے کرم کے بادل ہر سمت چھا رہے ہیں
ارمان لے کے لاکھوں طیبہ کو جا رہے ہیں
جن جِن کو مُصطفیٰ کا فرمان آگیا ہے

صآئمؔ ہے ایک جیسی عزّت شہ و گدا کی
ہر ایک کو یہ کہنا عادت ہے مصطفیٰ کی
میرے شہر میں میرا مہمان آگیا ہے

ٹھنڈی ہوا اللہ اللہ

مدینے کی ٹھنڈی ہوا اللہ اللہ
پیامِ سکون و شفا اللہ اللہ

مدینے کی گلیوں کا عالم نہ پوچھو
ہے جنت بھی جن پر فِدا اللہ اللہ

رچی ایسی توحید ہے اس زمیں میں
ہیں ذرّے بھی دیتے صدا اللہ اللہ

محمد کے روضے کی خُوشبو میں بس کر
جناں کو چلی ہے صبا اللہ اللہ

سلامی کو جن کی ہیں آتے پیمبر

وہ طیبہ میں ہے دِلرُبا اللہ اللہ

نظر جب پڑی سبز گنبد پہ میری

مُسلسل میں کہتا رہا اللہ اللہ

ہے صدقہ یہ نعتِ محمد کا صآئم

جو ہر شعر میں آگیا اللہ اللہ

مُصطفیٰ کا نام لے کر

آگیا مجھ کو بھی جینے کا قرینہ آگیا
میری آنکھوں میں محمد کا مدینہ آگیا

مُصطفیٰ کا نام لیکر میں نے چھوڑا تھا جسے
چیرتا موجوں کو ساحل پر سفینہ آگیا

بس وہی اہلِ نظر اہل محبت ہے جسے
غم کو کھانا آگیا اشکوں کو پینا آگیا

مجھ پہ سرکارِ دوعالم کی عنایت دیکھئے
بحرِ الفت میں فنا ہو کر بھی جینا آگیا

چہرۂ محبوب کی تابانیوں کو دیکھ کر
چاند کے رُخ پر ندامت کا پسینہ آگیا

کیسے اب اشکوں کو روکوں کیسے آہیں روک لوں
کہہ رہے ہیں ہمنوا حج کا مہینہ آگیا

یہ صلہ صآئم مِلا ہے نعت گوئی کا مجھے
روضۂ محبوب پر مُجھ سا کمینہ آگیا

میں تجھ پہ قربان یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں تجھ پہ قربان یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ پیارا کتنا ہے نام تیرا
عظیم سب سے شان تیری ' ہے سب سے اونچا مقام تیرا

پتہ خُدا کا مِلا ہے تجھ سے ظہور خالق ہوا ہے تجھ سے
نشانِ خالِق نشان تیرا کلامِ خالق کلام تیرا

تجھی سے نبیوں نے لی نبوّت ' تِرے کرم سے چلی ولایت
ازل سے لے کر ابد تلک ہے یہ جاری فیضِ دوام تیرا

اثر ہے تیری زباں میں کتنا ہے زور تیرے بیاں میں کتنا
وہیں زمانے نے سر جھکایا ' جہاں بھی پہنچا پیام تیرا

تجھی سے سب کا بھرم ہے آقا یہ کتنا تیرا کرم ہے آقا
ہے جو بھی تجھ پر درُود پڑھتا ' ہے اس کو آتا سلام تیرا

صباء یہ صآئم کی التجا ہے درِ محمدﷺ پہ جا کے کہنا
تیرے مدینے سے دور آقا تڑپ رہا ہے غلام تیرا

مدینے میں

دو جہاں کا بھرم مدینے میں
ہے کرم ہی کرم مدینے میں

ہوتے حاضر ہیں انبیاء سارے
ڈگمگاتے قدم مدینے میں

سر کے سجدے تو سوئے کعبہ میں
ہے دلوں کا حرم مدینے میں

ختم ہوتے ہیں ایک ہی پل میں
سارے درد و الم مدینے میں

ہار اشکوں کے پھول زخموں کے
لے کے جائیں گے ہم مدینے میں

سب جہانوں کی لکھتے قسمت ہیں
شاہِ لوح و قلم مدینے میں

میری صآئم یہی تمنّا ہے
بس نکل جائے دم مدینے میں

مُصطفیٰ کا مدینہ

مُصطفیٰ کا مدینہ رہا سامنے
قافلہ زندگی کا گذرتا رہا
یاد آتی رہی زلفِ محبوب کی
میرا الجھا مقدر سنورتا رہا

انبیاء کا جو سلطان سرتاج ہے
ہر نبی ہر ولی جس کا محتاج ہے
کس قدر ہے کرم وہ ہمارے لئے
جاکے غاروں میں فریاد کرتا رہا

والقمر کی ہے اُن کی جبیں میں چمک
اُن کے چہرے میں ہے والضحیٰ کی دمک
اُن کے رُخ کی ضیاء سے تخیل مِرا
نور لے کر دلوں میں اُترتا رہا

مسکرائے جو اک بار میرے نبی
گُلستاں، گلستاں کِھل اُٹھی ہر کلی
نور میں آسمان و زمیں ڈھل گئے
حُسنِ عالم مُسلسل نکھرتا رہا

دونوں عالم کا داتا ہے میرا نبی
کون ہوگا زمانے میں ایسا سخی
فقر و فاقہ میں اپنی کٹی زندگی
جھولیاں سب زمانے کی بھرتا رہا

میری تھی زندگی پیچ وخم پیچ وخم

ہر قدم پر لرزتے تھے صآئم قدم

مُصطفیٰ کا کرم تھا کہ طوفان میں

میرا ڈوبا سفینہ ابھرتا رہا

بات کرو

شبِ وصال میں نورِ سحر کی بات کرو
علی کے در کی محمد کے گھر کی بات کرو

پھر آج چاند کے رُخ پر پسینہ آجائے
کچھ ایسے صاحبِ شق القمر کی بات کرو

مِری ترستی نگاہوں کو چین مِل جائے
مدینہ پاک کے دیوار و دَر کی بات کرو

نبی کے نور کو دیکھے گا بُو لہب کیسے
کسی بلالؓ کے حُسنِ نظر کی بات کرو

مِری نظر کو ستارے یہ نور کیا دیں گے
رہِ مدینہ کی گردِ سفر کی بات کرو

قدم قدم پہ جہاں نور کی تجلّی ہے
مِرے حبیب کی اُس رَہگذر کی بات کرو

نصیب درد کی دولت اگر نہیں صآئم
جنابِ زہرا کے لختِ جگر کی بات کرو

ہاشمی محترم ہے

یہ مانا کہ ہر اِک نبی محترم ہے
مگر سب میں اِک ہاشمی محترم ہے

مدینے کے ذرّوں پہ قرباں ستارے
مدینے کی ہر اِک گلی محترم ہے

جسے مصطفی کی محبت ملی ہے
ہے مومن وہی اور وہی محترم ہے

میرے کملی والے کے روضے کے صدقے
زمیں سب کی سب ہو گئی محترم ہے

بڑی شان حق نے فرشتوں کو دِی ہے
فرشتوں سے پر آدمی محترم ہے

ابوبکرؓ و فاروقؓ اُن کو ملیں گے
نگاہوں میں جن کی علیؓ محترم ہے

کرے کیوں نہ ولیوں سے صآئم محبت
خُدا کی قسم ہر د ولی محترم ہے

مبارک ہو

نبی کی بزم سجانا تمہیں مبارک ہو
رسولِ پاک کا آنا تمہیں مبارک ہو

خُدا کی خاص عنایت ہے اہلِ سُنّت پر
نبی کا ذکر سُنانا تمہیں مبارک ہو

نبی کے در کی زیارت کے بس ارادے سے
دیارِ یار کو جانا تمہیں مبارک ہو

یہ نعت سُن کے محمد کی ذوق والفت سے
دِلوں کا وجد میں آنا تمہیں مبارک ہو

لگا کے نعرہ رسالت کا شان وشوکت سے
حِصار نجد گرانا تمہیں مبارک ہو

خُوشی سے محفلِ میلاد مُصطفیٰ کر کے
غم و الم کو مٹانا تمہیں مبارک ہو

ہمیشہ ذکرِ محمد کے نور سے صآئم
نصیب سوئے جگانا تمہیں مبارک ہو

پنجابی نعتاں

جسدا پاک محمد نام

جس دا پاک محمد نام
اُس تے لکھ درُود سلام

عربی ماہی ربّ دا پیارا
کملی والا نوری تارا
کُفر ہنیرا مُکیا سارا
اُس دا وجّا جد لشکارا
ملیا جس نوں پاک کلام
اُس تے لکھ درُود سلام

پاک قرآن لیاون والا
سدّھا راہ دکھلاون والا
ماڑیاں نوں گل لاون والا
بدُو تخت بٹھاون والا
ختم نے جس تے سب اکرام
اُس تے لکھ درُود سلام

پاکیزہ منشور ہے اوہدا
لافانی دستور ہے اوہدا
رحم ، کرم مشہور ہے اوہدا
ہر سو کھنڈیا نور ہے اوہدا
اُس دا سچا پاک نظام
اُس تے لکھ درُود سلام

اُس دیاں سُورج وِچ شُعاواں
اُس دا حُسن اے وِچ فضاواں
اُس دِی مہک اے وِچ ہواوں
اُس دے نور تھیں روشن تھاواں
نبی وِی اُس دے ہین غلام
اُس تے ہوون لکھ سلام

ہر اِک اَکھ نوں نور ملے گا
ہر اِک پُھل مسرُور ملے گا
ہر ذرّے نوں طور ملے گا
اوہدا جد دستور ملے گا
روشن ہو سی جگ تمام
اُس تے صآئم لکھ سلام

آمد ہو گئی ہے

چا چڑھیا سارے عالم نوں سرکار دی آمد ہو گئی اے
ہر پاسے چانن ہو گیا اے' انوار دی آمد ہو گئی اے

خُوشیاں نے پھیرا پایا اے ہن نواں سویرا آیا اے
ہُن غم کتھے رہ جانے نے غمخوار دی آمد ہو گئی اے

رب پاک کرم فرماوے گا' جو منگناں ایں مِل جاوے گا
اج مُک گئی ہر مجبوری اے' مختار دی آمد ہو گئی اے

محفل تے مستی چھا گئی اے' وا ٹھنڈی ٹھنڈی آ گئی اے
دِل والیو دِل نوں سانبھ لوؤ دِلدار دی آمد ہو گئی اے

گل وچ پا طوق غلامی دا ' کرو پورا فرض سلامی دا
اے محفل والیو نبیاں دے سردار دی آمد ہو گئی اے

جس ورگا ماں نے جنیاں نہیں جس ورگا دُوجا بنیاں نہیں
بے مِثل خُدا دے اس سوہنے شہکار دی آمد ہو گئی اے

سرکار دے ناں دا صدقہ اے ' دلدار دے ناں دا صدقہ اے
ہُن نعتاں لکھدا جا صائم ' اشعار دی آمد ہو گئی اے

حضور آئے نے

نظر دا فرش وچھاؤ حضور آئے نیں
دِلاں دی سیج سجاؤ حضور آئے نیں

ستارے بن کے چمک جاؤ پلکاں تے اشکو
تُسیں وی خوشیاں مناؤ حضور آئے نیں

نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دی نعت دے ہر تھاں ترانے چھیڑ دیو
کرو وی رقص ہواؤ حضور آئے نیں

نبی دی زُلفِ سیہ توں میں واراں قدر دی رات
سنبھل کے رہنا گھٹاؤ حضور آئے نیں

جُھکا کے نظرِ عقیدت اوہدی سلامی وچ
کھڑے ہو سارے ای جاؤ حضور آئے نیں

بنا کے ہار سلاماں اَتے دروداں دے
بصد نیاز لیاؤ حضور آئے نیں

دیو جے رُوحِ رضاؔ نوں پیام صاؔئم دا
قصیدہ نور سُناؤ حضور آئے نیں

جدوں کملی والا آیا سی

انوار دی بارش ہندی اے درداں دی دوا ہو جاندی اے
جدوں پڑھیئے نعت محمد دی خالق دی ثناء ہو جاندی اے

آیا وارث کُل خدائی دا، گھر بھر گیا آمنہ مائی دا
سوہنے دے تک کے مُکھڑے نُوں، ہر حور فِدا ہو جاندی اے

لَے لالؐ حلیمہؓ آیاں سی رہ گیّاں پچھے دائیاں سی
جد پاک محمد بہہ جاون ڈاچی وی ہوا ہو جاندی اے

سوہنے نے پیدا ہندیاں ای سِر سجدے وچہ رکھ دِتّا سی
سب امّت پہلے سجدے تھیں، دوزخ توں رہا ہو جاندی اے

میلاد نبی دا کردا رہوؤ سوہنے دی سلامی بھردا رہوؤ
میلادِ نبی دی برکت تھیں، مرضاں توں شفا ہو جاندی اے

اج ابرَ کرم دا چھایا اے، اج نور اوہ رب دا آیا اے
جیہدے نام دے صدقے رب کولوں ہر چیز عطا ہو جاندی اے

جدوں کملی والا آیا سی کی منظر ہو سی اوہ صآئم
جَد ہُن وی اوہدا نام لیاں، پُرنُور فضا ہو جاندی اے

صحیفے دا حوالہ آیا

سارے نبیاں چوں انوکھا تے نرالا آیا
ساری کونین دے متّھے دا اُجالا آیا

کیتا اعلان سی نبیاں نے جھدی آمد دا
ہر پیمبر دے صحیفے دا حوالہ آیا

دُھل گئے سارے گنہگاراں دے دفتر کالے
سوہنا واللّیل دیاں گیسُواں والا آیا

پیدا ہندیاں ای جاں سر سجدے چہ رکھیا آقا
رب دی رحمت دے سمندر نوں اُچھالا آیا

شان جسدی چ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ آیا
سب توں شہکار ہے خالق دا اوہ اعلیٰ آیا

نعت سوہنے دی اے بن جاندی سہارا صائمؔ
غم دی اگ نال جاں ہنجواں نوں اُبالا آیا

نور بے مثال آگیا

دوہاں عالماں چہ ہوئیاں رُشنائیاں ہے نور بے مثال آگیا
پیاں جگ وچ جیہدیاں دوہایاں' اوہ آمنہ دا لال آگیا

جہدا جھنڈا رب عرش تے جھلایا اے
جہدی شان چہ قرآن سارا آیا اے
روڑاں دتیّاں سی جیہدیاں گواہیاں اوہ سخی لجپال آگیا

جیہڑا وارث اے غریباں تے یتیماں دا
بیڑا تار دِتّا جہنے سی حلیمہ دا
جہنوں سمجھیا یتیم ہے سی دائیاں اوہ صاحبِ جمال آگیا

جیہڑا آسرا اے سارے خطا کاراں دا

ذمہ آپ لیا جہنے گنہگاراں دا

جہدے نام نے وی ڈُبیاں ترائیاں اوہ ماڑیاں دی ڈھال آ گیا

خاص ساڈے تے احسان ہے حضور دا

صدا کرناں میلاد اساں نور دا

سبھے نعمتاں حضور جھولی پائیاں' جاں لباں تے سوال آ گیا

دوہاں عالماں دا آیا اج والی اے

رہنا صائم اج کِسے وی ناں خالی اے

گھر آمنہ دے جنتاں وی آئیاں' جاں نبی باکمال آ گیا

دو جگ دا سہارا آیا

دو جگ وِچ رحمت ورھدی اے دو جگ دا سہارا آیا اے
جہیدے نور تھیں بنیا کُل عالم اوہ نور ستارا آیا اے

انوار دے بدل چھا گئے نے ہر اکھ وِچ اتھرو پا گئے نے
انج لگدا اپنی محفل وِچہ محبوب پیارا آیا اے

حوراں نے پڑھیا صلِّ علیٰ گھر آمنہ دے اوہ چن چڑھیا
دو ٹوٹے ہو چن دھرتی تے جھدا ویکھ اشارا آیا اے

در کھول دے سوہنیا رحمت دا دیہہ صدقہ جشن ولادت دا
اسلام اُتے ازمائش دا ایہہ ویلا بھارا آیا اے

میں اپنے ورگا کیوں سمجھاں کوئی اُس جیہیا نبی وی نہیں بنیاں
گھنڈ میم دا پا کے مکھڑے تے خالق دا نظارا آیا اے

تاں جُھکیا عرش زمین ولّے تاں چن نوں اَونا پیا تھلّے
دھرتی تے خزانہ رحمت داسارے دا سارا آیا اے

ہو نور و نور جہان گیامُک ظُلم دا سب طوفان گیا
نہیں کشتی نوں ہُن ڈر صآئم خود کول کِنارا آیا اے

ہر پاسے نور نظارے نے

ہر طرف اے بارش خوشیاں دی
ہر پاسے نور نظارے نے
اج صدقے کملی والے دے
رب سب دے بخت سنوارے نے

آئے چارہ گر بے چاریاں دے
دُکھ مُک گئے غم دے ماریاں دے
اُمّت لئی پیدا ہندیاں ای
سجدے محبوب گذارے نے

افلاک دے تارے جُھک گئے نے
کعبے دے منارے جُھک گئے نے
نیوں نیوں کے سلامی دِتی اے
محبوب نوں عالم سارے نے

سب دُنیا نور و نور ہوئی
ہر جھولی اج بھر پُور ہوئی
محبوب دے صدقے خالق نے
اج دونویں عالم تارے نے

جو چن دے اندر چمک رہیا
جو سورج دے وچ دَمک رہیا
گھر آمنہ دے اوہ نور آیا
جس نور دے سب چمکارے نے

واشّمس کہیا، یٰسین کہیا
بُرھان تے نور مبین کہیا
محبوب دی صآئمؔ نعت پڑھی
قرآن دے اِک اِک پارے نے

ہر طرف اے بارش خوشیاں دی
ہر پاسے نور نظارے نے
اج صدقے کملی والے دے
رب سب دے بخت سنوارے نے

144

شان مدینے دی

دِل میرا چھیڑی بیٹھا اے اج درد تے غم دیاں تاراں نوں
ہن وقت اخیری آجاؤ کوئی جا دَسّے سرکاراں نوں

سُن قصے پاک مدینے دے سب کُھل گئے نے پھٹ سینے دے
دِل میرے اُتّے پھرن دیو اج ہجر دیاں تلواراں نوں

کر دِل تے جان نثار دیاں سب ہنجواں دے پُھل وار دیاں
محبوب مِرا جے آجاوے لَے نال مدینیوں یاراں نوں

اوہ زاریاں کردے رہندے نیں نِت ہاواں بھردے رہندے نیں
اِک وار جنہاں نے ویکھ لیا طیبہ دیاں باغ بہاراں نوں

کی پُچھدا ایں شان مدینے دی جنت فردوس دے زینے دی
طیبہ دے پُھل تے اِک پاسے پئے چُمدے عاشق خاراں نوں

راہوں وچہ بُھلدے پِھردے آں پیراں وچہ رُلدے پھردے آں
اِک وار تے کول بُلا سجناں صآئم جئے اوگنہاراں نوں

دو گھڑیاں آجا کوئی گل نہیں

چھڈ روندیاں جاون والڑیا دو گھڑیاں آجا کوئی گل نئیں
کُجھ گلّاں باغِ جناں دیاں، اج آ کے سُنا جا کوئی گل نئیں

اسیں راہوں تیریاں تکدے آں، دِل روندا بول نہ سکدے آں
کدی خواب چہ آ کے محبُوبا، ٹھنڈ سینے پا جا کوئی گل نئیں

اکّھ روندی دِل کُرلاندا اے اِک پل وی چین ناں آندا اے
اس اپنے پیار دی محفل نوں اِک وار سجا جا کوئی گل نئیں

اساں رورو ہاڑے کردیاں دے نہ جیوندیاں تے ناں مردیاں دے
دیدار دی خیرات عطا کر کے سب دکھڑے مکا جا کوئی گل نئیں

کِتے دِل رووے کِتے اکھ رووے کوئی بہہ کے سب توں وکھ رووے
ایہناں اکھیاں روندیاں سکدیاں نوں دیدار کرا جا کوئی گل نہیں

اسیں سوہنیا دُکھڑے جر دے آں اسیں اج وی اڈیکاں کر دے آں
چن تیرے باہجھ ہنیر پیا آ چانن لا جا کوئی گل نہیں

سب پُھل زخماں دے دھو لئے نے ہنجواں دے ہار پرو لئے نے
ہُن صآئم دل دی سیج اُتے آ جلوہ فرما جا کوئی گل نئیں

ناں اے تِرا

میرے لُوں لُوں دے وچہ رچیا ناں اے تِرا
ذکر تیرا مِری زندگی سوہنیا
غوثاں، قُطباں تے ولیاں دی کاہدی اے گل
تیرے منگتے نے سارے نبی سوہنیا

نال ہنجواں دے اکھیاں دا کر کے وضو
لے کے بیٹھا ہاں بس ایہو ای آرزو
چِیر کے اپنا دِل فرش تیرا کراں
میرے ولّے جے آویں کدی سوہنیا

144

کیوں میں شکوہ کراں اے میرے دِلرُبا
تیری رحمت نے کیتا ہے سب کچھ عطا
تینوں ویکھاں تے ہو جاواں تیتھوں فدا
ایہو حسرت اے بس ہے رہ گئی سوہنیا

ہور وی آقا ہے اِک میری اِلتجا
اپنے کُتیاں دے وچہ نام لِکھ لے میرا
کر دے نظرِ کرم صدقہ شبیرؑ دا
تیرے در تے ہے کاہدی کمی سوہنیا

توں شہِ دوسَرا توں حبیبِ خُدا
توں ایں شمس الضحیٰ توں ایں بدرالدُجیٰ
چن سُورج دے وچہ ہر ستارے دے وچہ
نور تیرے دی اے روشنی سوہنیا

تیتھوں منگے وی صآئم تے کی سکدا منگ
تیری رحمت بڑی میری جھولی اے تنگ
تیرے سارے گداواں دا میں ہاں گدا
سارے سخیاں دا توں ایں سخی سوہنیا

دردوغم دی دوا کول تیرے

کرم کر، کرم کر، کرم میرے آقا
عطا کول تیرے سخا کول تیرے
خُدا دی خُدائی دا مختار توں ایں
خُدائی کی آقا خُدا کول تیرے

تِرے کول سارے خزانے خُدا دے
تِرے در تے جھکدے نے سِرانبیاء دے
مِرے مرض غم والے سارے مٹادے
دوا کول تیرے شفا کول تیرے

سُناواں میں کس تائیں درداں دا جھیڑا

تِرے باہجوں محبوب دردی اے کیہڑا

صبا نے وی آ کے نہیں دِتّا سنہیڑا

کدوں اَوناں تیرے گدا کول تیرے

کرم دی نظر یا نبی مصطفیٰ کر

علی دی شہادت دا صدقہ عطا کر

تِرے در تے کی اے کمی یا محمد

عطا کول تیرے سخا کول تیرے

ہے محبوب لولاک دا تاج تیرا

زمانے دی ہر شے تے ہے راج تیرا

اشارے ترے تے پلٹ اوندا سورج

تے چن ہو کے دو جاندا آ کول تیرے

تُوں سارے رسُولاں تے نبیاں توں سوہنا

تِرے ہونے تھیں ساری دُنیا دا ہونا

ہے تیرا ای صآئم نوں آقا سہارا

مِرے درد و غم دی دوا کول تیرے

دیندا صداواں رہیا

کملی والے دا دیدار ہووے عطا کردا ہر ویلے میں التجاواں رہیا
آوی جا سوہنیا صدقہ حسنین دا میں صداواں تے دیندا صداواں رہیا

شان پُچھدا ایں کی شاہِ کونین دی سرورِ انبیاء جدِّ حسنینؓ دی
ظُلم جردا رہیا رحم کردا رہیا کھا کے پتھر تے کردا دُعاواں رہیا

کِتھے رہنا سی قائم ایہہ میرا بھرم جے ناں ہندی محمدؐ دی نظرِ کرم
میں خطاواں تے کردا خطاواں رہیا اوہ عطاواں تے کردا عطاواں رہیا

رب نے سوہنے توں سوہنے بنائے نبی رُتبے اعلیٰ توں اعلیٰ وی دِتّے کئی
اُچّا میرے ای سوہنے دا رُتبہ رہیا اُچّا میرے ای آقا دا ناواں رہیا

کلاّ صائمؔ تے غم سب زمانے دے سی بجلیاں دی نظر آشیانے تے سی
پڑھ کے صلّی علیٰ سوہنے محبوب تے دُور کردا میں سبھے بلاواں گیا

روک لواں

میں رات خوشیاں دی سوہنی سہانی روک لواں
سنے ناں یار تے غم دی کہانی روک لواں

رُکے جے خواب چہ آ کے حبیب دو گھڑیاں
میں جان دے کے وی دل دا اوہ جانی روک لواں

ایہہ تحفہ یار دی دِتّا اے یاد نے مینوں
بھلا میں ہنجواں دی کیویں روانی روک لواں

جے غم ہے آوَندا دوجا تے اِک چلا جاندا
کیویں میں یار دی ہر اِک نشانی روک لواں

ہے ایہو دل دی تمنّا کہ میں وی دو گھڑیاں
نگاہِ ناز دی جلوہ فشانی روک لواں

بڑھاپا آیا اے صآئم تے آوے سَو واری
دُعا ہے ایہو کہ غم دی جوانی روک لواں

رحمت ہے تیرا لقب

دونہہ جہاناں دی رحمت ہے تیرا لقب
نظرِ رحمت غریباں تے کر سوہنیا
خیر دیدار دا ہُن تے کر دے عطا
سِکدے سِکدے ای جایئے نہ مر سوہنیا

تیرے در دی غلامی کرن انبیاء
تیری تعریف کردا اے ربُّ العلیٰ
لیلۃ القدر صدقے تیری زلف توں
تیرے چہرے توں صدقے قمر سوہنیا

تیرا دیدار خالق دا دیدار ہے
سارے پھلاّں دے وچ تیری مہکار ہے
ذرّے ذرّے دے وچہ تیری چمکار ہے
پتّے پتّے چہ ٹُوں جلوہ گر سوہنیا

شان نبیاں چوں تینوں گرامی ملی
ہر پیمبر دی تینوں سلامی ملی
تیرے در دی ہے جس نوں غلامی ملی
اوہنوں کاہدا جہنم دا ڈر سوہنیا

بھانویں کعبہ تے بھانویں ہے عرشِ عُلیٰ
بھانویں جنت تے خواہ سِدرَۃُ المُنتہیٰ
سب توں سوہنا اے دربارِ عالی تِرا
سب توں سوہنا ایں تیرا ای گھر سوہنیا

مان رکھ لے میرا ‘میرا رکھ لے بھرم
در تے آواں جے ہو جاوے تیرا کرم
کول میرے ہے بس بے بسی بے کسی
میرے پلّے نئیں مال و زر سوہنیا

کجھ وی ملدا نئیں تیرے در دے سِوا
تِرا در دونہہ جہاناں دا ہے آسرا
ہو کے صآئم تِرے پاک در دا گدا
ٹھوکراں کھاوے کیوں در بدر سوہنیا

سبھّے گلاّں بُھلیاں نے

جس دن دیاں اکھیاں لگیاں نے اُس دن دیاں اکھیاں کھُلیاں نے
اِک یاد سجن دی رہ گئی اے ہُن سبھّے گلاّ بھلیاں نے

میرا یوسف شاہ اسوار کدوں رب جانے پھیرا پاوے گا
اساں سُنت سمجھ زلیخا دی وچہ راہ دے پائیاں گُلیاں نے

اِک تاہنگ سی یار دے ملنے دی جھنے مردیاں مردیاں روک لیا
کئی وار طوفاناں گھیریا اے کئی وار ہنیریاں جُھلیاں نے

ناں جانے چڑھ کے سُولی تے منصور کی کہہ گیا دُنیا نوں
اُس دِن توں دار دی تکڑی وچہ کئی لکھّاں جاناں تُلیاں نے

میں کُھل کے جس دِن رو یا ساں سِر رکھ کے یار دے قدماں تے
بس میری کُل حیاتی وچہ اوہ دو گھڑیاں ان مُلّیاں نے

اوہ صآئم ترڑفن ہر ویلے جو یار دی نظر نئیں چڑھیاں
جو یار دی نظرے چڑھ گئیاں اوہ پھیر ناں ہِلّیاں جُلّیاں نے

ہوا مدینے دی

دِلاں دے درد دا دارُو ہوا مدینے دی
کراوے سب نوں زیارت خُدا مدینے دی

کی حال پُچھدے او میرے توں میرے رون دا
ہے یاد آپے ای دیندی روا مدینے دی

سراپا خُلد ہے طیبہ دا ہر گلی کُوچہ
تے خاک ساری اے خاکِ شفا مدینے دی

میں تیرے راہواں توں اپنی حیاتی وار دیاں
خبر سُناویں جے آکے صبا مدینے دی

کی ذکر اتھے گداواں تے بادشاہواں دا
خُدا دی ساری خُدائی گدا مدینے دی

مدینے پاک چوں عرشاں نوں نور جاندا اے
ہنیرے دِل دا سہارا ضیا مدینے دی

نہ چاہواں دنیا نہ جنت دی ہے طلب صآئمؔ
ہے میرے لب تے ہمیشہ دُعا مدینے دی

سد لے مدینے والیا

آساں بیٹھے آں مدینے دیاں لا کے توں سَد لے مدینے والیا
ہنجو پلکاں تے بیٹھے آں سجا کے توں سَد لے مدینے والیا

پار کر دے سفینہ مِرا سوہنیا
رہوے وسدا مدینہ ترا سوہنیا
گنہگاراں اُتّے رحم فرما کے توں سَد لے مدینے والیا

تینوں واسطہ ای تیرے ہر یار دا
تینوں واسطہ مدینے دی بہار دا
میرے سُتّے ہوئے لیکھاں نوں جگا کے توں سَد لے مدینے والیا

جتھے مہکاں نے رچائیاں تیرے پیار نے

جتھے جنّتاں وی ہندیاں نثار نے

میں وی گلیاں اوہ ویکھ لواں آ کے توں سَد لے مدینے والیا

جدوں حج دیاں ہندیاں تیاریاں

پھر جاندیاں سینے اُتّے آریاں

کیویں رکھاں اپنے دُکھاں نوں دبا کے تُوں سَد لے مدینے والیا

تُسی جان دے او شاہا میرے حال نوں

تسی جان دے اوہ دلاں دے سوال نوں

نُوری مکھڑے توں پردہ اُٹھا کے تُوں سَد لے مدینے والیا

سُن صآئم بے تران دیاں زاریاں

رب دتیاں نے تینوں مختاریاں

ترس ماڑیاں غریباں اُتے کھا کے تُوں سَد لے مدینے والیا

میریاں ناں آیاں واریاں

ٹُرے قافلے مدینے ول جاوندے تے میریاں ناں آیاں واریاں
بھاگاں والے ہین خوشیاں مناوندے تے میریاں ناں آیاں واریاں

جتھے جلوے ہمیشہ نے حضور دے
جتھے ٹُٹ گئے نے مان کوہِ طُور دے
حاجی جالیاں اوہ سینے نال لاوندے تے میریاں ناں آیاں واریاں

ساڈا تیرے بنا کیہڑا ہور سوہنیا
تیرے ہتھ وچہ ساڈی ڈور سوہنیا
تُسیں لکھاں نوں بلا کے خیر پاوندے تے میریاں ناں آیاں واریاں

144

ہنجو غماں والے اکھیاں چہ بھر کے
منہ سوہنیا مدینے ولّے کر کے
خیراں راہیاں دیاں رہندے ہاں مناوندے تے میریاں ناں آیاں واریاں

یاد کر کے مدینے دی بہار نوں
یاد کر کے کبوتراں دی ڈار نوں
ہنجو اکھیاں چہ بار بار آوندے تے میریاں ناں آیاں واریاں

دُکھ ہجر والا جھلیا نئیں جاوندا
اٹھے پہر صآئم رہوے کرلاوندا
غم جان نوں ہمیشہ رہندے کھاوندے تے میریاں ناں آیاں واریاں

سوہنے شہر دیاں

موجاں وچہ موجاں آجاون' ہنجواں دی وگدی نہر دیاں
جد گلّاں کردا اے کوئی سوہنے دے سوہنے شہر دیاں

خواہ چن دھرتی تے ڈُھک آوے یاں یوسف برقع چُک آوے
جنہاں تکیا کملی والے نوں اوہ نظراں کِتے نہیں ٹھہر دیاں

اکھیاں نوں چانن مِل جاوے گُھوہ کھارے مٹھے ہو جاون
لَب پاک اوہدا جد لگ جاندا تاثیراں بدلن زہر دیاں

سرکار دے روضے تے جا کے سب عیب اوہناں دے دُھل جاندے
مِل جان جنہاں نوں دو گھڑیاں رُوون لئی پچھلے پہر دیاں

ایہہ جُرم تے ساڈے ہر ویلے اللہ دا غضب بلاندے نے

ڈھک لیندی رحمت سوہنے دی سب سختیاں رب دے قہر دیاں

محبوب دی بستی دی صآئم پُر کیف فضا کی پُچھناں ایں

طیبہ وچ ٹھنڈیاں ہو جاون سب تیزیاں سِخر دوپہر دیاں

میں وی مدینے جاواں

اللہ اوہ دن لیاوے میں وی مدینے جاواں
ٹھنڈیاں نے جتھے چھاواں پُر کیف نے ہواواں

جتھے جہاں دے سارے گلشن مہک رہے نے
جنہاں دی یاد اندر پنچھی چہک رہے نے
اوہناں نوں جا سناواں دُکھ درد ہوکے ہاواں
اللہ اوہ دن لیاوے میں وی مدینے جاواں

دربار جا کے ویکھاں سلطانِ دو جہاں دا
سِر جتھے جھُک رہیا اے عرشاں تے لا مکاں دا
اُس پاک در دے اتّے سِر میں وی جا جھکاواں
اللہ اوہ دن لیاوے میں وی مدینے جاواں

اکھاں دے نال چُماں روضے دی پاک جالی
روضے دے اُتوں واراں ہنجواں دی نالے ڈالی
لے کے غبار در دا اکھاں چہ جا کے پاواں
اللہ اوہ دن لیاوے میں وی مدینے جاواں

جُھکدی اے جتھے صائم دنیا دی کجکلاہی
ویکھاں اوہ پاک تھاواں پھردا سی جتھے ماہی
اوہ نور بیز تھاواں اوہ جانفزا ہواواں
اللہ اوہ دن لیاوے میں وی مدینے جاواں

مقدر سنور جائے گا

یا محمدؐ جے در نہ وکھایا تُساں ہو کے بھر بھر کے مجبُور مَر جائے گا
تیری ہونی ایں بس اِک نگاہِ نظرِ کرم میرا کاسہ امیداں دا بھر جائے گا

گیت تیرے ہی محبوب گانداہاں میں تیرے ہر دم قصیدے سُناندا ہاں میں
میں قیامت نوں جد نام تیرا لیا میرے کولوں جہنم وِی ڈر جائے گا

ایس دُنیا دا کی اے بھروسہ شہا دِتّا دُنیا نے کی اے غماں دے سِوا
تیرے ولّوں جے مِلدا رہوے حوصلہ وقت جیہڑا وی آیا گذر جائے گا

میری کشتی نوں ڈر کاہدا طُوفان دا میں گداہاں مدینے دے سُلطان دا
یا محمد محمدؐ جاں دِتی صدا ڈُبدا ڈُبدا سفینہ وی تر جائے گا

کر دے نظرِ کرم درداں مارے تے ہُن رحم ہو جاوے اس بے سہارے تے ہُن

تیرا جاناں اے کی اے مِرے تاجور عاصیاں دا مقدر سنور جائے گا

سُن کے صآئم دے ہاڑے تے آ سوہنیا میرے سُتّے مقدّر جگا سوہنیا

تیرے آون تھیں والشّمس رُخ والیا ہو منوّر غریباں دا گھر جائے گا

آواں مدینے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے میری آرزو آواں مدینے یا رسول اللہ
ناں رُک ارمان دے جاون سفینے یا رسول اللہ

نصیباں اُچّیاں والے تِرے دربار تے جاندے
تڑفدے دور میرے جھئے کمینے یا رسول اللہ

مِری جھولی نوں بھر دیناں کی مشکل ہے تُساں اگّے
مِلے سب آپ نوں ربدے خزینے یا رسول اللہ

غماں دے ماریاں ہویاں دے تیرے ہجر دے اندر
گذردے وانگ صدیاں دے مہینے یا رسول اللہ

تِرے دربار تے شاہی ملی ادنیٰ گداواں نوں
بنے ذرّے تِری راہ دے نگینے یا رسول اللہ

تِری دہلیز تے جھکدا اے سر دنیا دے شاہواں دا
تِرے منگتے پیمبرؑ تے "نبیؑ" نے یارسول اللہ

ہے کیتا ماند سُورج ' چن نوں مبہوت کر دِتّا
تِرے انوار دی جلوہ گری نے یارسول اللہ

سخاوت آپ دی دسّے تے کی دسّے بھلا صآئمؔ
تِرے منگتے وی شاہواں توں سخی نے یارسول اللہ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوالی تیرے نیں خاکی تے نوری یا رسول اللہ
تُسی کردے اوسب دی آس پوری یا رسول اللہ

تِرے قدماں دے تیکر پہنچنا معراج ہے میری
ہے تیری حاضری میری حضوری یا رسول اللہ

میں رو رو منگدا رہنا تِرے دربار دی قربت
خدارا کر دیو ہُن دُور دُوری یا رسول اللہ

تِرے دربار عالی دے فقیراں دی گداواں دی
نہیں رہندی آرزو کوئی ادھوری یا رسول اللہ

کِسے عاقل تے بالغ تے سیانے دی نہیں گل اتھے
تِری تعریف ہووے لا شعوری یا رسول اللہ

تِرا ناں لیندیاں انج رقص کردا قلب صآئم دا
جویں نچدے سی بلّھے شاہ قصوریؔ یا رسول اللہ

سب رسولاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زمانہ موہ لیا تیرے اُصولاں یارسول اللہ
گواہی تیری دِتی سب رسولاں یارسول اللہ

مِرے سینے دے اندر رڑکدے کنڈے جُدائیاں دے
مِرے رہواں دیوچ وچھیاں نے سولاں یارسول اللہ

نزع دے وقت جے آپ دا دیدار ہوجاوے
میں ایسی موت نوں ہس کے قبولاں یارسول اللہ

خُدا نے خود تُساں تائیں سکھایا اے پڑھایا اے
کدوں جاندے نے اُمّی وچ سکولاں یارسول اللہ

تُساں نوں نور منیاں، پاک نظراں والیاں سبھناں
تے اپنے ورگا کہہ دِتّا جھولاں یارسول اللہ

صبا پیغام صائم دے جے ناں لے آوے آقا دا
ودھا کے ہتھ ہنجواں دے وصولاں یارسول اللہ

سویرا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کدوں مُکّے گا قسمت دا ہنیرا یا رسول اللہ
جے آجاؤ تے ہو جاوے سویرا یا رسول اللہ

سُناواں کِس نوں غم اپنا میں تیرے باجھ محبُوبا
ناں ہے تیرے سِوا کوئی وی میرا یا رسول اللہ

مِری ککھّاں دی کُلّی غیرتِ افلاک ہو جاوے
تُساڈا اِک وی پے جاوے جے پھیرا یا رسول اللہ

چمن اُمید دا ویران ای کدھرے نہ ہو جاوے
خزاواں کررہیاں نے تنگ گھیرا یا رسول اللہ

گدا اوہ بادشاہواں دے وی اُتّے راج کردا اے

جنہوں مِل جاوندا دربار تیرا یارسول اللہ

تِری عظمت دے جھنڈے جھلدے نیں لامکاناں تے

عَلَم تیرا اے عرشاں توں اُچیرا یارسول اللہ

کَرم تیرے نے رکھیا اے بھرم صائمؔ دا ہر ویلے

میں چُکیا بھار جُرماں دا بتھیرا یارسول اللہ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

غماں نے بولیا آکے ہے دھاوا یارسول اللہ
مِرا دِل ہو گیا رو رو کے پھاوا یا رسول اللہ

چلے چلّے ہاں روندے تڑفدے دربار تیرے چوں
کدوں ہووے گا ہُن مُڑ کے بلاوا یا رسول اللہ

کدوں مُکّے گی کالی رات ہُن مُڑ کے جدائیاں دی
کدوں ویکھاں گے مُڑ گنبد ایہہ ساوا یا رسول اللہ

سلامِ الوداعی کہندیاں پھٹ دا اے دِل میرا
سنبھالاں کِس طراں ہنجواں دا لاوا یا رسول اللہ

تیرے بَردے ملک حُوراں تیرے گولے نبی سارے

کراں کیویں غلامی دا میں دعوےٰ یا رسول اللہ

تِری اُمّت دا اِک مُجرم وی دوزخ وچہ نئیں رہ سکناں

تِری رحمت نے جد بھریا کلاوہ یارسول اللہ

سُنے گا کون دُکھ صائمؔ دے تیرے باہجھ محبوبا

کرے گا کون بِن تیرے مداوا یا رسول اللہ

(ایہہ نعت مدینہ پاک توں واپس ہندیاں لکھی گئی)

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں بُوہے پلکاں دے اِک پل نہ ڈھوواں یارسول اللہ
تُساڈی یاد وچہ تڑفاں تے رووواں یا رسول اللہ

زمانہ ہر قدم تے ڈیگ دا مینوں رہوے آقا
کرم تیرے تھیں مُڑ مُڑ میں کھلوواں یارسول اللہ

چراغاں کر لواں میں دِل دیاں تاریک راتاں وچ
تُساڈے غم دیاں لے لے کے لوواں یارسول اللہ

مِرے کچّے نے اتھرو کچ دے موتی جیویں ہُندے
کیویں میں ہار ایہناں دے پرووواں یارسول اللہ

بس ایہو آرزو میری تے ایہو اِلتجا میری
تِرے دربار تے حاضر میں ہوواں یارسول اللہ

مِرے عملاں دا دفتر کالیاں راتاں توں کالا اے
کویں ہنجواں دے پانی نال دھوواں یارسول اللہ

تڑف کے اتھرو اکھیاں چوں صآئم باہر آجاندے
بتھیرا میں تے درداں نوں لکوواں یارسول اللہ